

بے فائدہ ہیں اور جنہیں عقل اس کیلئے کسی طرح تجویز نہیں کر سکتی۔ چنانچہ قدرت کارشاد ہے:

﴿وَمَتَّ كَلِمَاتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۗ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۗ﴾

تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور عدل کے ساتھ پوری ہوئی۔ کوئی چیز اس کی باتوں میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی۔

(سورۃ انعام، آیت ۱۱۵)

☆☆☆☆☆

(۴۷۱)

حکمت کی بات سے خاموشی اختیار کرنا کوئی خوبی نہیں، جس طرح جہالت کے ساتھ بات کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

(۴۷۲)

طلب باران کی ایک دعائیں فرمایا:

بارِ الہا! ہمیں فرمانبردار ابروں سے سیراب کر، نہ اُن ابروں سے جو سرکش اور منہ زور ہوں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: یہ کلام عجیب و غریب فصاحت پر مشتمل ہے۔ اس طرح کہ امیر المؤمنین علیؑ نے کڑک، چمک، ہوا اور بجلی والے بادلوں کو اُن اونٹوں سے تشبیہ دی ہے کہ جو اپنی منہ زوری سے زمین پر پیر مار کر پالان پھینک دیتے ہوں اور اپنے سواروں کو گرا دیتے ہوں۔ اور ان خوفناک چیزوں سے خالی ابر کو ان اونٹنیوں سے تشبیہ دی ہے جو دوہنے میں مطیع ہوں اور سواری کرنے میں سواری کی مرضی کے مطابق چلیں۔

(۴۷۳)

حضرتؑ سے کہا گیا کہ اگر آپؑ سفید بالوں کو (خضاب سے) بدل دیتے تو بہتر ہوتا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ:

خضاب زینت ہے اور ہم لوگ سوگوار ہیں۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: حضرتؑ نے اس سے وفات پیغمبرؐ مراد لی ہے۔

(۴۷۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ، كَمَا أَنَّهُ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ.

(۴۷۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي دُعَاءِ اسْتَسْفَى بِهِ:

اللَّهُمَّ اسْقِنَا ذُلَّ السَّحَابِ دُونَ صَعَابِهَا.

قَالَ الرَّضِيُّ: وَهَذَا مِنَ الْكَلَامِ الْعَجِيبِ الْفَصَاحَةِ، وَ ذَلِكَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَبَّهَ السَّحَابَ ذَوَاتِ الرُّعُودِ وَ الْبُورَاقِ وَ الرِّيَّاحِ وَ الصَّوَاعِقِ بِالْأَبِلِ الصَّعَابِ الَّتِي تَقْمُصُ بِرِحَالِهَا وَ تَقْضُ بِرُجْبَانِهَا، وَ شَبَّهَ السَّحَابَ خَالِيَةً مِنْ تِلْكَ الرُّوَاحِ بِالْأَبِلِ الذُّلِّ الَّتِي تُحْتَلَبُ طَيْبَةً وَ تُفْتَعَدُ مُسْمِحَةً.

(۴۷۳) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ غَيَّرْتَ شَيْبَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

الْخِضَابُ زِينَةٌ، وَ نَحْنُ قَوْمٌ فِي مُصِيبَةٍ!

يُرِيدُ وَفَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(۴۷۴)

وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو، اُس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت و اختیار رکھتے ہوئے پاک دامن رہے۔ کیا بعید ہے کہ پاک دامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے۔

(۴۷۵)

قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔  
سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: بعض لوگوں نے اس کلام کو پیغمبر ﷺ سے روایت کیا ہے۔

(۴۷۶)

جب زیاد ابن ابیہ کو عبد اللہ ابن عباس کی قائم مقامی میں فارس اور اس کے ملحقہ علاقوں پر عامل مقرر کیا تو ایک باہمی گفتگو کے دوران میں کہ جس میں اسے پیٹنگی مال گزاری کے وصول کرنے سے روکنا چاہیہ فرمایا:  
عدل کی روش پر چلو! بے راہ روی اور ظلم سے کنارہ کشی کرو! کیونکہ بے راہ روی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں گھر بار چھوڑنا پڑے گا اور ظلم انہیں تلوار اٹھانے کی دعوت دے گا۔

(۴۷۷)

سب سے بھاری گناہ وہ ہے جسے مرتکب ہونے والا سبک سمجھے۔

(۴۷۸)

خداوند عالم نے جاہلوں سے اس وقت تک سیکھنے کا عہد نہیں لیا جب تک جاننے والوں سے یہ عہد نہیں لیا کہ وہ سکھانے میں دریغ نہ کریں۔

(۴۷۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا الْمَجَاهِدُ الشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَعْظَمَ أَجْرًا مِمَّنْ قَدَرَ فَعَفَّ، لَكَادَ الْعَفِيفُ أَنْ يَكُونَ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

(۴۷۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ.  
قَالَ الرَّضِيُّ: وَ قَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْكَلَامَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(۴۷۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِزِيَادِ بْنِ أَبِيهِ - وَقَدْ اسْتَحْلَفَهُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى فَارِسٍ وَ أَعْمَالِهَا - فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ كَانَتْ بَيْنَهُمَا، تَمَّاهُ فِيهِ عَنْ تَقْدُّمِ الْخُرَاجِ:  
اسْتَعْمِلِ الْعَدْلَ، وَ احْذَرِ الْعُسْفَ وَ الْحَيْفَ، فَإِنَّ الْعُسْفَ يَعُودُ بِالْجَلَاءِ، وَ الْحَيْفَ يَدْعُو إِلَى السَّيْفِ.

(۴۷۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَشَدُّ الذُّنُوبِ مَا اسْتَحَفَّ بِهِ صَاحِبُهُ.

(۴۷۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْجَهْلِ أَنْ يَتَعَلَّمُوا حَتَّى أَخَذَ عَلَى أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُعَلِّمُوا.

(۴۷۹)

(۴۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بدترین بھائی وہ ہے جس کیلئے زحمت اٹھانا پڑے۔

شَرُّ الْإِخْوَانِ مَنْ تُكَلِّفُ لَهُ.

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: یہ اس لئے کہ مقدور سے زیادہ تکلیف، رنج و مشقت کا سبب ہوتی ہے اور جس بھائی کیلئے تکلف کیا جائے اُس سے لازمی طور پر یہ زحمت پہنچے گی، لہذا وہ بڑا بھائی ہوا۔

قَالَ الرَّضِيُّ: لِأَنَّ التَّكْلِيفَ مُسْتَلْزِمٌ لِلْمَشَقَّةِ، وَهُوَ شَرٌّ لِأَزْمٍ عَنِ الْآخِ الْمُتَكَلِّفِ لَهُ، فَهُوَ شَرُّ الْإِخْوَانِ.

جس دوستی کی بنیاد محبت و خلوص پر ہو وہ سہمی تکلفات سے بے نیاز کر دیتی ہے اور جس دوستی کے سلسلہ میں تکلفات کی ضرورت محسوس ہو وہ دوستی نام اور ایسا دوست سچا دوست نہیں سمجھا جاسکتا۔ کیونکہ سچی دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ دوست کو تکلیفیں باعث زحمت نہ بننے اور اگر زحمت کا باعث ہوگا تو وہ اذیت رسال اور تکلیف دہ ثابت ہوگا اور یہ ایذا رسانی اس کے بدترین دوست ہونے کی علامت ہے۔

(۴۸۰)

(۴۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جب کوئی مومن اپنے کسی بھائی کا احتشام کرے تو یہ اُس سے جدائی کا سبب ہوگا۔

إِذَا احْتَشَمَ الْمُؤْمِنُ أَحَاهُ فَقَدْ فَارَقَهُ.

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: ”حشم و احتشام“ کے معنی ہیں غضبناک کرنا اور ایک معنی میں شرمندہ کرنا۔ اور ”احتشام“ کے معنی ہیں اس سے غصہ یا مخالفت کا طالب ہونا اور ایسا کرنے سے جدائی کا امکان غالب ہوتا ہے۔

قَالَ الرَّضِيُّ: يُقَالُ: حَشَمَهُ وَاحْتَشَمَهُ: إِذَا اغْتَضَبَهُ، وَفُقِلَ: أَحْبَبَلَهُ وَاحْتَشَمَهُ: طَلَبَ ذَلِكَ لَهُ، وَهُوَ مَطْلَبَةٌ مُفَارَقَتِهِ.

--☆☆--

-----☆☆-----

وَهَذَا حِينَ انْتِهَاءِ الْغَايَةِ بِنَا إِلَى قَطْعِ الْمُخْتَارِ مِنْ كَلَامِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، حَامِدِينَ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ مِنْ تَوْفِيقِنَا لَصَمِّ مَا انْتَشَرَ مِنْ أَطْرَافِهِ، وَتَقْرِيبِ مَا بَعُدَ مِنْ أَقْطَارِهِ وَتَقَرَّرَ الْعَزْمُ كَمَا شَرَطْنَا أَوْلَا عَلَى تَفْضِيلِ أَوْرَاقِ مِنَ الْبِيَاضِ فِي الْخِرِ كُلِّ بَابٍ مِنَ الْأَبْوَابِ لِيَكُونَ لِإِقْتِنَاصِ الشَّارِدِ، وَاسْتِلْحَاقِ الْوَارِدِ وَمَا عَسَى أَنْ يَظْهَرَ لَنَا بَعْدَ النُّعْمُوسِ وَيَقَعَ الْيَتْنَا بَعْدَ الشُّدُوزِ وَمَا تَوْفِيقِنَا إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

وَذَلِكَ فِي رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنَ الْهَجْرَةِ.

اب یہ ہمارے پایانِ کار کی منزل ہے کہ ہم امیر المؤمنین علیہ السلام کے منتخب کلام کا سلسلہ ختم کریں۔ ہم اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں شکر گزار ہیں کہ اُس نے ہم پر یہ احسان کیا کہ ہمیں توفیق دی کہ ہم حضرتؑ کے منتشر کلام کو یکجا کریں اور دور دست کلام کو قریب لائیں۔ ہمارا ارادہ ہے جیسا کہ پہلے طے کر چکے ہیں

<https://www.afkareislami.com>

کہ ان ابواب میں سے ہر باب کے آخر میں کچھ سادہ ورق چھوڑ دیں تاکہ جو کلام اب تک ہاتھ نہیں لگا اُسے قابو میں لاسکیں اور جو ملے اُسے درج کر دیں۔ شاید ایسا کلام جو اس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہے، بعد میں ہمارے لئے ظاہر ہو اور دور ہونے کے بعد ہمارے دامن میں سمٹ آئے۔ ہمیں توفیق حاصل ہے تو اللہ سے اور اسی پر ہمارا بھروسا ہے اور وہی ہمارے لئے کافی اور اچھا کارساز ہے۔  
یہ کتاب ماہِ رجب سن ۴۰۰ ہجری میں اختتام کو پہنچی۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الرَّسُلِ وَالْهَادِي إِلَى خَيْرِ السَّبِيلِ وَإِلَيْهِ الظَّاهِرِينَ وَ  
أَصْحَابِهِمْ نَجُومَ الْيَقِينِ.

☆☆☆☆☆

بتائید ایزد سبحان ترجمہ نہج البلاغہ ظہر روز جمعہ، ہیجدہم ماہِ رجب،  
سال ہزار و سہ صد و ہفتاد و پنج (۱۳۷۵ھ) در بلدہ لاهور پایان یافت۔  
وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ ذَلِكَ لِي وَ لِي وَلِوَالِدَيْ خَيْرٍ وَسَيَلَةً إِلَى نَيْلِ مَشُوبَاتِهِ وَ مَرْضَاتِهِ يَوْمَ الدِّينِ بِمَنِّهِ وَ  
كَرَمِهِ إِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

☆☆☆☆☆